فضائل قرآن

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی جانشین
شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر
شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ
بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ مرکزی گرین ٹاؤن خان پور ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل قرآن مجید

اَلْحَمْدُللهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْ آن عَلَی النَّبِیِّ آخِرُ الزَّمَان لِھِدَایَۃِ الْاِنْسِ وَالْجَان وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ مَحْبُوْبِ الرَّحْمٰن وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَوْلِیَاءِ الرَّحْمٰن..... امابعد!

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبَارَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْا اٰیَاتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُوْلُو الْاَلْبَابِ

(ص ع ۳)

عَنْ عُثْمَانؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (رواه البخاری)

صَدَقَ اللهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم.

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُراٰن   لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْھَامُ الرِّجَال

گر تو میخواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

نبی امی ام الکتاب درس دہے
نخواندہ مصحف کشاف رمز اوحیٰ را
یتیم مکہ او کرسی نشین درس بعرش
ز جبرئیل بردہ سبق فتدلّٰی را

گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر
اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہوکر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر
یاالٰہی تو ہمیں عامل قرآں کر دے
پھر نئے سرے سے مسلماں کو مسلماں کر دے
وہ پیمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع فرماں کر دے

محترم سامعین مکرم بزرگو،عزیز نوجوانو اور میری معززہ وموقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو آج کے خطبہ کا موضوع قرآن کی فضیلت واہمیت ہے۔

پہلے تلاوت کردہ آیت وحدیث کا مختصر مفہوم معلوم کرلیں۔

آیت کا مفہوم

میں نے یہ آیت سورۃ ص کے تیسرے رکوع سے پڑھی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی فضیلت کوذکر کیا ہے اہل علم جانتے ہیں کِتابٌ کی تنوین تعظیم کی ہے جس میں قرآن کی عظمت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ قرآن عظمت والی کتاب ہے کتاب کا اصلی معنی جمع کرنے کا ہے تو اس عظمت والی کتاب میں آیات اور سورتوں کو جمع کیا گیا ہے اوراسی طرح اس میں تمام علوم وصنائع کو جمع کیا گیا ہے۔جس طرح ہم آگے چل کراس کے جامع ہونے پر روشنی ڈالیں گےاور کتاب کا معنی مکتوب فی اللوح المحفوظ بھی ہے کہ یہ عظمت والی کتاب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے پھر یہ کتاب عظمت والی کیوں ہے اسکی دلیل ہے انزلناہ الیک اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو

ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتارا ہے۔ انزلنا میں منزل اتارنے والے کا ذکر ہے کہ وہ رحمٰن ہے ہٗ ضمیر میں منزل کا ذکر ہے کہ جس کو اتارا گیا وہ قرآن ہے الیک میں منزل الیہ کا ذکر ہے جس کی طرف اتارا گیا وہ نبی آخرالزمان ہے یہ قرآن کی صداقت وحقانیت کا ذکر ہوا کہ یہ کتاب سچی ہے کیونکہ اس کے بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً اللہ سے اور کون زیادہ سچا ہے مبارکٌ میں قرآن کی فضیلت کا ذکر ہے کہ یہ شان والی کتاب سراپا برکت ہے اس کی طرف جس کی نسبت ہوگئی وہ بھی برکت والی ہوگئی۔

اگر ہاتھ سے اٹھائیں گے تو ہاتھ برکت والے ہو جائیں گے۔

اگر قدم کے ساتھ چل کر قرآن سننے جائیں گے تو قدم برکت والے بن جائیں گے

اگر دل ودماغ سے اس کا مطالعہ کریں گے تو دل ودماغ میں برکت آجائے گی

اگر کان سے سنیں گے تو کانوں میں برکت آجائے گی۔

اگر آنکھ سے دیکھیں گے تو آنکھ برکت والی ہو جائے گی۔

اگر زبان سے اس کو پڑھیں گے تو زبان میں برکت آجائے گی۔

اسی طرح ہر کپڑا ویسے تو عام ہے مگر جو قرآن کا غلاف بن گیا تو وہ برکت والا ہو گیا انسان اس کو بوسہ بھی دیتا ہے اور آنکھوں سے بھی لگاتا ہے۔

اسی طرح ہر لکڑی عام ہے مگر جو قرآن کے رکھنے کے لئے رحل بن گئی وہ لکڑی بھی برکت والی بن گئی۔

اسی طرح ہر کاغذ عام ہے مگر جس کاغذ کی نسبت قرآن سے ہوگئی جس پر قرآن لکھا گیا وہ کاغذ بھی برکت والا بن گیا انسان اس کو آنکھوں سے لگاتا ہے اور چومتا ہے۔

اسی طرح ہر گتہ عام ہے مگر جو قرآن سے مل گیا جس سے قرآن کی جلد بنائی گئی وہ گتہ بھی برکت والا بن گیا۔

اسی طرح جس سینہ میں قرآن کے الفاظ یا معانی و مطالب آ گئے وہ سینہ بھی برکت والا بن گیا۔

جب قرآن پڑھنے پڑھانے والے برکت والے ہو گئے تو جس جگہ قرآن کا مشغلہ ہے وہ جگہ بھی برکت والی بن جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جس جگہ قرآن پڑھا‘ پڑھایا جارہا ہے وہ جگہ دن میں فرشتوں کو ایسی چمکتی نظر آتی ہے جیسے رات کو تمہیں آسمان پر ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔

لِيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ قرآن کے اتارنے کی غرض ہے کہ قرآن مجید اس لئے بھیجا ہے تا کہ انسان ساری زندگی اس کی آیات میں تدبر غور وفکر کرتے رہیں قرآن سہل بھی ہے کہ اس کا پڑھنا آسان ہے اور مشکل بھی ہے کہ اس میں غور وفکر کر کے مسائل کا نکالنا مشکل ہے جیسے ائمہ مجتہدین نے کیا وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُو الْاَلْبَاب یہ دوسری غرض ہے قرآن اس لئے اتارا تا کہ عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں یعنی جو عقائد و اعمال واخلاق قرآن نے بتلائے ہیں ان پر عمل کریں عقلمند وہی کہلائے گا جو لیل ونہار‘ شب وروز دن ورات کے لمحات واوقات میں اللہ کی کلام پڑھتا پڑھاتا رہے اور اس کو سنتا سناتا رہے اور اس پر عمل کرتا رہے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

حدیث کا مفہوم

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے افضل واعلیٰ اور بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور پھر ساری زندگی دوسروں کو سکھائے خواہ الفاظ سیکھے سکھائے یا معانی ومطالب سیکھے سکھائے اب آپ غور کریں کہ پیغمبر کا ارشاد کیا ہے کہ تم میں سب سے بہترین وہ نہیں جس کے پاس سامان، مکان، دولت، مال، زمین رقبے جائیداد بہت ہے بلکہ بہترین وہ ہے جس نے قرآن سے دل لگالیا۔

فضائل قرآن آیات قرآنیہ کی روشنی میں

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَالِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (یونس ع ٦)

اس میں اللہ نے قرآن کی پانچ فضیلتیں ذکر کی ہیں۔

پہلی فضیلت: اے لوگو! قرآن تمہارے رب کی طرف سے تم سب کے لئے وعظ ونصیحت ہے اسلئے نصیحت کو قبول کرو۔

دوسری فضیلت: قرآن تمہارے سینہ کی تمام جسمانی وروحانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے لہذا اس سے شفاء حاصل کرو۔

تیسری فضیلت: یہ کتاب تمہیں گمراہی سے ہدایت دینے والی ہے لہذا اس سے ہدایت حاصل کرو۔

چوتھی فضیلت: یہ کتاب مؤمنین کے لئے رحمت ہے لہٰذا اس رحمت کو حاصل کرو

پانچویں فضیلت: یہ کتاب دنیا سے بہتر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں کیونکہ دنیا کی دولت فانی ہے اور قرآن کی دولت باقی ہے جو دنیا وقبر وحشر میں کام آئے گی اس لئے ترغیب دی کہ اللہ کے اس فضل ورحمت کیساتھ خوش ہو جاؤ اور اس کو حاصل کرو جن کو اللہ نے قرآن جیسی عظیم نعمت دی وہ دنیا کی طرف للچائی نگاہ سے نہ دیکھیں ورنہ ناشکرے شمار ہوں گے۔

(۲) يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْراً مُّبِيْنًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْ خِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماً. (نساء ع ۲۴)

اس میں قرآن کی دو فضیلتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی فضیلت: اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کی طرف سے برہان آ چکا ہے یعنی واضح اور کھلی دلیل اس کے بعد تمہیں کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

دوسری فضیلت: اللہ نے تمہاری طرف نور مبین کو اتارا ہے جو کھلا نور ہے اس کے بعد تمہیں اور کسی نور کی ضرورت نہیں اللہ نے چاند کو صرف نور کہا مگر قرآن کو نور مبین کہا، اشارہ کیا کہ چاند کی روشنی صرف رات کو ہوتی ہے مگر قرآن کی روشنی نہ دن کو ختم ہوتی ہے اور نہ رات کو ختم ہوتی ہے۔ قرآن کا فیض دن ورات جاری ہے اور

فیض یاب ہونے والے اس سے فیضیاب ہورہے ہیں پھر جو فیض یاب ہوئے ان کے دو نتیجے ذکر کردیئے۔

پہلا نتیجہ: جو اللہ پر ایمان لایا اور قرآن کے ساتھ اعتصام کیا ان کو اللہ اپنی رحمت و فضل میں داخل کریں گے۔

دوسرا نتیجہ: اللہ ان کو صراط مستقیم سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے گا اور ہمیشہ اس پر چلائے گا۔

(۳) الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ (بقرہ ع۱) اس میں قرآن کی فضیلت ذکر کی گئی ہے کہ یہ شان والی کتاب سچی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے علماء لکھتے ہیں کہ ریب نکرہ ہے اور لانفی کے تحت ہے اور جو نکرہ نفی کے بعد ہو وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی نہ اتارنے والے میں شک ہے جو اللہ ہے اور اللہ سچا ہے اور نہ لانے والے میں شک ہے وہ جبرائیل ہے اور جبرائیل امین ہے اور سچا ہے اور نہ اس میں شک ہے جس پر یہ کتاب اتاری گئی وہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور پیغمبر سچا ہے اور نہ اس کتاب میں شک ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ کفار اور منکرین کو چیلنج کیا۔

پہلی مرتبہ: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰیٓ اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَ الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْراً. (بنی اسرائیل ع۱۰) یہ چیلنج پوری کتاب کے مثل لانے کا تھا جس سے وہ عاجز آ گئے پھر فرمایا اگر تمام انسان وجن جمع ہوجائیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں تب بھی قرآن کی مثل نہیں لاسکتے

دوسری مرتبہ: اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيَاتٍ (هود ع ٢)

پھر دوسری مرتبہ یہ چیلنج تھا کہ اگر پورے قرآن کی مثال نہیں لا سکتے تو اس جیسی دس سورتوں کی مثال لے آؤ اس سے بھی وہ عاجز آ گئے۔

تیسری مرتبہ: وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآئَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (بقره ع ٣)

پھر یہ چیلنج تھا کہ دس سورتیں اس جیسی نہیں لا سکتے تو اس جیسی ایک سورت کی مثال لے آؤ تو وہ اس سے بھی عاجز آ گئے جس سے واضح ہو گیا کہ یہ کتاب لا ریب ہے اس کے زیر، زبر، پیش، شد، مد، جزم میں شک نہیں۔ اس کے کسی حرف میں شک نہیں۔ حروف مل کر کسی کلمہ میں شک نہیں کلمات مل کر کسی جملہ میں شک نہیں۔ جملے مل کر کسی آیت میں شک نہیں۔ آیات مل کر کسی رکوع میں شک نہیں۔ رکوع مل کر کسی ربع میں شک نہیں ربع مل کر کسی پارے وسورۃ میں شک نہیں۔ پارے وسورتیں مل کر کسی منزل میں شک نہیں۔ ساری منزلیں ساری سورتیں سارے پارے مل کر مکمل قرآن میں شک نہیں جو شک کرے گا وہ کافر ہو گا اس کی نجات نہ ہو گی۔ قرآن سارے کا سارا محفوظ ہے اس میں شک کیسے ہو۔ جب اللہ کا اعلان ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ع ١) ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور اس کی حفاظت بھی ہم کریں گے۔ جس کا محافظ اللہ ہو اس میں نہ شک ہو سکتا ہے اور نہ تحریف ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کی تو سترہ ہزار آیات تھیں، یہ روافض جھوٹے ہیں، جو

کہتے ہیں کہ اصل قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل قرآن کے چالیس پارے تھے۔ دس پارے اہل بیت کے شان میں تھے جن کو نبی کے صحابہ نے چھپادیا کبھی کہتے ہیں دس پارے بکری کھا گئی کبھی کہتے ہیں یہ قرآن محرف ہے حالانکہ قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں میں توراۃ' زبور' انجیل میں تحریف ہوچکی تغیر تبدل ہوچکا لیکن قرآن کل بھی محفوظ تھا اور آج بھی قرآن محفوظ ہے۔

آپ عیسائیوں کی بائبل کو دیکھیں مختلف ملکوں میں ایک نہ ہوگی بلکہ ہر ملک میں آپ کو بدلی ہوئی نظر آئے گی۔ مگر قرآن مجید الحمد سے لے کر والناس تک پوری دنیا میں آپ کو ایک ہی ملے گا' نہ ملکوں میں مختلف چھپا ہوا ہوگا' نہ سینوں میں مختلف ہوگا بلکہ جو قرآن پاکستان میں آپ کو نظر آرہا ہے۔ یہی ہندوستان میں ہے' یہی سعودیہ میں ہے' یہی امریکہ' افریقہ' برطانیہ' فرانس' متحدہ عرب امارات' شام' دمشق' بصرہ' کوفہ' بغداد سب میں ایک جیسا لکھا ہوا ہے۔ جو قرآن بچے کے سینہ میں ہے وہی نوجوان کے سینہ میں' وہی بوڑھے کے سینہ میں۔ جو عربی کے سینہ میں وہی پاکستانی' ہندوستانی' افریقی' امریکی' فرانسیسی' بصری' کوفی' بغدادی' پٹھان' بلوچ' پنجابی' سرائیکی' بنگالی' برمی وغیرہ کے سینہ میں ہے ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ سات سال کے بچے کے سینہ میں پورا قرآن محفوظ ہے۔ قرآن نبی کا معجزہ ہے۔ پیغمبر کی نبوت دائمی اور ہمیشہ کیلئے ہے۔ تو آپ کا یہ معجزہ قرآن بھی دائمی ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا تو قیامت تک دنیا کی ہدایت کے لئے اب نئی کتاب نہیں آئے گی۔ اس لئے اللہ نے اس کتاب کو محفوظ کردیا۔ دیگر انبیاء کے معجزے عارضی تھے وہ صرف ان کے دور

تک محدود رہے لیکن قرآن ہمیشہ کیلئے رہے گا۔

اس لئے قرآن مجید میں واضح اعلان کر دیا گیا وَاِنَّہٗ لَکِتَابٌ عَزِیْزٌ لَایَاتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ. یہ کتاب عزت والی ہے باطل نہ اس کے آگے آ سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے یہ کتاب اس ذات کی طرف سے ہے جو حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔ یہ کتاب اس کی حکمت وعلم کا نمونہ ہے لہذا قرآن میں تحریف یا شک کی بات کرنے والے کے ایمان میں اور اس کے مذہب میں شک ہے وہ مؤمن نہیں ہوسکتا جو قرآن کو محرف کہے یا مشکوک کہے۔ قرآن محفوظ رکھا گیا چنانچہ قرآن مجید کے اجزاء سورت و آیات وکلمات وحروف کی تعداد کو بھی محفوظ رکھا گیا چنانچہ قرآن کی منزلیں سات ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعینؒ کا معمول تھا کہ وہ ہفتہ میں سات احزاب کی تلاوت کر کے قرآن ختم کرتے تھے قرآن کے پارے تیس ہیں قرآن کی سورتیں ایک سو چودہ ہیں۔

قرآن جواب دیتا ہے

قرآن مجید زندہ آسمانی کتاب ہے یہ اپنے متعلق ہر سوال کا جواب دیتی ہے اس سے پوچھیں تیرے اتارنے والا کون ہے۔

جواب دیتی ہے۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ مجھے رب العالمین نے اتارا ہے۔

اس سے پوچھیں تجھے کون لایا۔

جواب دیتی ہے نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ جبرئیل امین لایا ہے۔

اس سے پوچھیں تجھے کس پر اتارا گیا

جواب دیتی ہے۔ نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا۔

روافض کی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ جبرائیل نے خیانت کی وحی تولانی تھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مگر وہ لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اس سے پوچھیں تجھے کیوں اتارا گیا۔

جواب دیتی ہے لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ تا کہ آپ لوگوں کو ڈرائیں کہ اگر اس کتاب کو نہ مانو گے تو تمہارے لئے عذاب ہوگا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس لغت میں اتارا گیا

تو جواب دیتی ہے بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ مجھے عربی زبان میں اتارا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِیٌّ وَ كَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ عرب سے محبت رکھنا کیونکہ میں محمد عربی ہوں اور قرآن بھی عربی ہے اور جنتیوں کی بولی جنت میں عربی ہوگی۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس مرکز میں بھیجا گیا قرآن جواب دیتا ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ میرا پہلا مرکز بیت اللہ ہے جو مکہ میں ہے اور جو برکت والا مقام ہے اور تمام انسانیت کیلئے ہدایت ہے۔

اگر آپ اس سے پوچھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے سے پہلے تیرا مقام تیری جگہ کونسی تھی

تو قرآن جواب دیتا ہے۔ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں لوح محفوظ میں تھا

اگر آپ اس سے پوچھیں تیری تاثیر کیا ہے

جواب دیتا ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ میں ظاہری، باطنی جسمانی، روحانی تمام بیماریوں کے لئے شفاء ہوں اور مومنین کے لئے اللہ کی خصوصی رحمت ہوں۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس مہینہ میں اتارا گیا۔

تو جواب ملتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ رمضان المبارک کے مہینہ میں مجھے اتارا گیا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس رات میں اتارا گیا

تو جواب ملتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اس کلام کو اللہ نے لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تو کیسی کتاب ہے تو جواب دیتی ہے وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ یہ کلام اللہ کی طرف سے حق ہے اور سچی کلام ہے۔

اس لئے حافظ ابن کثیر نے خلاصہ بیان کرتے ہوئے کلام اللہ کی عظمت ذکر کی ہے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اَشْرَف الْكُتُبِ عَلٰی اَشْرَفِ الرُّسُلِ بِوَاسِطَةِ اَشْرَفِ الْمَلَآئِكَةِ فِیْ اَشْرَفِ بُقَاعِ الْاَرْضِ فِیْ اَشْرَفِ شُهُوْرِ السَّنَةِ فِیْ اَشْرَفِ اللَّیَالِیْ فَكَمَّلَ الْقُرْآنُ مِنْ جَمِیْعِ الْوُجُوْهِ اللہ نے افضل کتاب یعنی قرآن کو افضل پیغمبر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل فرشتہ یعنی جبرئیل امین کے واسطہ سے افضل جگہ یعنی مکہ مکرمہ میں افضل مہینہ یعنی رمضان کے اندر افضل رات یعنی لیلۃ القدر میں اتارا تو قرآن تمام وجوہ سے کامل مکمل ہوگیا۔ لہٰذا لَا رَیْبَ فِیْهِ وَلَا شَكَّ فِیْهِ۔

فضائل قرآن ارشادات نبویہ کے آئینہ میں

حدیث (۱) قرآن بلندی کا ذریعہ ہے

مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ جو قرآن کے الفاظ یا معانی ومطالب کو پڑھتے پڑھاتے ہیں سیکھتے سکھاتے ہیں۔ ساری زندگی اس پر عمل کرتے

ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بلند کرتے ہیں۔
جو اس کتاب سے اعراض کرتے ہیں ان کو اللہ ذلیل و پست کرتے ہیں۔
حدیث (۲) قرآن شفاعت کر کے انسان کو جنت میں لے جائے گا
مسلم میں حضرت ابو امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعاً لِاَصْحَابِهٖ قرآن مجید کی تلاوت کرو قیامت کے دن یہ کتاب اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاعت کرے گی قرآن سفارش کرے گا رحمان جنت کا داخلہ عطاء فرمائے گا۔
حدیث (۳) قرآن کی چار برکتیں
مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ جب چند لوگ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کلام پڑھتے پڑھاتے ہیں ان پر چار نتائج مرتب ہوتے ہیں
(۱) ان پر سکون و اطمینان نازل ہوتا ہے تو قرآن سکون حاصل کرنے کا ذریعہ ہوا۔
(۲) ان کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے تو قرآن رحمت خداوندی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہوا۔
(۳) زمین سے لے کر آسمان تک فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں تو قرآن فرشتوں کی نگرانی کرنے کا ذریعہ ہوا۔
(۴) اللہ ان کا ذکر اس جماعت میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہے
یعنی اللہ فرماتے ہیں تم فرش پر میری کلام پڑھو میں عرش پر فرشتوں میں تمہارا تذکرہ کروں گا

کہ میرے بندے کیسے ہیں جو ہر وقت میری کتاب سے دل لگائے ہوئے ہیں۔

حدیث (۴) قرآن دل کی آبادی کا سبب ہے

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْئٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ جس سینہ میں قرآن نہیں وہ سینہ ویران مکان کی طرح ہے

انسان کے سینہ کی آبادی قرآن سے ہے

گھر کی آبادی قرآن سے۔

بستی کی آبادی قرآن سے۔

شہر کی آبادی قرآن سے۔

پوری دنیا کی آبادی قرآن سے۔

یہ انقلابی کتاب ہے اس کے آنے سے

جو دل کفر و جہالت کی وجہ سے غیر آباد تھے وہ آباد ہو گئے۔

جو بت پرست تھے وہ خدا پرست بن گئے۔

جو جاہل تھے وہ عالم بن گئے۔

جو غیر متمدن تھے وہ متمدن بن گئے۔

جو غیر مہذب تھے وہ مہذب بن گئے۔

جو غافل تھے وہ اللہ کے نام لینے والے بن گئے۔

جو جہنم کے کنارہ پر کھڑے تھے وہ جنت کے حقدار ہو گئے۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زَیِّنُوْا مَنَازِلَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَتِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ اگر اپنے گھروں کو مزین کرنا ہے تو نماز اور قرآن کی تلاوت سے مزین کرو۔

گھر کے اہل و عیال نماز پڑھتے قرآن پڑھتے نظر آئیں آج گھروں میں بربادی، گناہوں کی لعنت سے ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی سے اپنے گھروں کو آباد کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

حدیث (۵) قرآن کے ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ کہ قرآن کے ایک حرف پر دس گنا ثواب ملتا ہے۔ الٓمٓ ایک حرف نہیں بلکہ یہ تین حرف ہیں ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو الٓمٓ پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

حدیث (۶) قرآن قابل رشک چیز ہے

بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اِثْنَيْنِ کسی انسان پر رشک نہ کرو کسی کی زمین و جائیداد و مال و سامان دیکھ کر یہ رشک نہ کرو مجھے بھی یہ مل جائے میں بھی ایسا بن جاؤں اگر رشک کرنا ہے تو دو پر رشک کرو

رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ

ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن کی دولت دی ہے اور وہ رات دن اس کے پڑھنے میں مشغول رہتا ہے نوافل میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہے تو تم رب سے دعا کرو کہ یا اللہ مجھے بھی ایسا بنا دے۔ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ. دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال کی نعمت دی ہے اور وہ اسے رات دن کے اوقات میں یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، غریبوں محتاجوں، دینی کاموں، مساجد، مدارس کے بنانے پر

خرچ کرتا ہے تو تم اللہ سے دعاء کرو کہ یا اللہ مجھے بھی ایسا بنا دے۔

حدیث (۷) قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کا مقام بہت اونچا ہوگا

ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ ابن العاص سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا اے قرآن کو اپنا مشغلہ بنانے والے آج قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کی سیڑھیوں پر چڑھتے جاؤ اور جس طرح دنیا میں ترتیل سے درست کر کے قرآن پڑھتا تھا آج بھی ایسے پڑھتا جا جہاں قرآن کی آخری آیت ہوگی وہی جنت میں تیرا مقام ہوگا۔

حدیث (۸) قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنیوالے کے والدین کا اکرام

مسند احمد اور ابوداؤد میں حضرت معاذؓ جہنی سے راویت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو اس محنت کے صلہ میں قیامت کے دن ایک نورانی تاج پہنایا جائے گا وہ تاج کیسا ہوگا فرمایا ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ لَوْ كَانَتْ فِيْ بُيُوْتِ دُنْيَاكُمْ اس تاج کی روشنی اس سورج کی روشنی سے بھی زیادہ عمدہ ہوگی اگر یہ سورج تیرے گھر کے اندر آ جائے یہ تو والدین کا شان ہے تو فرمایا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِىْ قَرَأَ وَعَمِلَ بِهٖ پھر اس کا کیا مقام ہوگا جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا۔

حدیث (۹) قرآن کی دو آیتوں کا پڑھنا دو اونٹوں کی دولت سے بہتر دولت ہے

مسلم میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اصحاب صفہ سے کہا اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ

اَو الْعَقِيْقِ فَيَأتِيْ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كُوْ مَا وَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رِحْمٍ تم میں سے کون اس کو دوست رکھتا ہے کہ صبح کو وادی بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور اس کو بغیر ڈاکہ و قطع رحم کے دو اونٹنیاں عمدہ اعلیٰ قیمتی اونچی کوہان والی مل جائیں، تو صحابہ نے کہا كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر شخص اس کو پسند کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِفَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ فرمایا کہ صبح تم مسجد یعنی اللہ کے گھر جاؤ دو آیتیں سیکھ لو ان کا معنیٰ، مطلب، تفسیر، تشریح، تفصیل سمجھ لو تو یہ دو آیت کی دولت دو اونٹ کی دولت سے بہتر ہے۔ تین آیات تین اونٹ سے چار آیات چار اونٹ سے اسی طرح آیات کا عدد اونٹوں کے عدد سے بہتر ہے کیونکہ دنیا کی دولت بے وفا ہے قرآن کی دولت باوفا ہے۔

یہ دنیا میں، قبر میں، حشر میں کام آئے گی۔

حدیث (۱۰) قرآن وہ شان والی کتاب جس کی تلاوت خود رب العالمین نے کی ہے دارمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے فرشتوں کے سامنے سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کو پڑھا جب فرشتوں نے اللہ کی شان کے مناسب اللہ سے اس کے کلام کو سنا تو تین جملے کہے

پہلا جملہ: طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وہ امت بڑی برکت والی ہوگی جس کے حصہ میں تیس پارے قرآن کی دولت آئے گی۔

دوسرا جملہ: طُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وہ سینے بھی مبارک ہوں گے جو قرآن کے خزینے بنیں گے۔

تیسرا جملہ: طُوبیٰ لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا وہ زبانیں بھی مبارک ہوں گی جو اللہ کی کلام کا ورد کریں گی۔ کیسی شان والی کتاب ہے جس کو اہل اللہ نے پڑھا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور خود شان والے اللہ نے پڑھا۔

حدیث (۱۱) قرآن تمام کلاموں کا بادشاہ ہے

كَلَامُ الْمُلُوكِ مُلُوكُ الْكَلَامِ بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا بادشاہ ہے تو اس کی کلام بھی سب کی بادشاہ ہے جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلىٰ سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلىٰ خَلْقِهٖ جس طرح اللہ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے اسی طرح قرآن کو بھی تمام کلاموں پر فضیلت ہے اس لئے حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ جس نے قرآن کو اپنا مشغلہ بنالیا اس کو دوسرے ذکر کی فرصت نہیں اور اس کو کسی دوسری چیز کے مانگنے کی فرصت نہیں تو اللہ فرماتے ہیں میں اس کو مانگنے والوں سے بھی افضل عطاء فرماؤں گا۔ اکثر نہیں کہا کہ بہت دوں گا بلکہ افضل کہا ہے اور وہ افضل اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے یعنی رب فرماتے ہیں ایسے شخص کو میں اپنا دیدار کراؤں گا

حدیث (۱۲) اپنی اولاد کو تلاوت قرآن کا ادب سکھلاؤ

کنزالعمال ج٦ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَدِّبُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلىٰ ثَلَاثَةِ خِصَالٍ اپنی اولاد کو تین چیزوں کا ادب سکھلاؤ۔ (۱) حُبَّ نَبِيِّكُمْ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (۲) وَحُبَّ اَهْلِ

بَیْتِهٖ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کی محبت (۳) وَقِرَاۃِ الْقُرْآنِ تلاوت قرآن کا ذوق فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِی ظِلِّ اللہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مَعَ اَنبِیَائِهٖ وَاَصْفِیَائِهٖ حاملین قرآن قیامت کے دن انبیاء واصفیاء کے ساتھ عرش کے سائے میں ہونگے۔

حدیث (۱۳) تلاوت قرآن کے فوائد

کنزل العمال ج ا میں حضرت عفیفہ بن الحارث سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنْ اَرَدْتَّ عَیْشَ السُّعَدَآءِ اگر تم سعادت مندوں والی زندگی چاہتے ہو وَمَیْتَةَ الشُّهَدَاءِ اورشہیدوں والی موت چاہتے ہو وَالنَّجَاةَ یَوْمَ الْحَشْرِ اور قیامت کے دن نجات وَالْاَمْنَ یَومَ الْخَوْفِ اورخوف والے دن امن وَالنُّوْرَ یَوْمَ الظُّلُمَات اوراندھیروں والے دن روشنی وَالظِّلَّ یَوْمَ الْحَرُوْر اورگرمی والے دن سایہ وَالرَّیَّ یَوْمَ الْعَطْشِ اور پیاس والے دن سیرابی وَالْوَزْنَ یَوْمَ الْخَفِیَّة اور ہلکا پن کی جگہ وزن اعمال کا بھاری ہونا وَالْهُدٰی یَوْمَ الضَّلَالَةِ اورگمراہی سے ہدایت چاہتے ہوتوفَادْرِسِ الْقُرْاٰنَ قرآن کو پڑھتے رہو کیونکہ فَاِنَّهٗ ذِکْرُ الرَّحْمٰنِ یہ اللہ کا ذکر ہے۔ وَحِرْزٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے وَرُجْحَانٌ فِی الْمِیْزَانِ اورحساب وکتاب کے ترازو میں اعمال صالحہ کے وزن کے غالب ہونے کا ذریعہ ہے۔

حدیث (۱۴) طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ کل قیامت کے دن رمضان اورقرآن مومن بندے کیلئے سفارش کریں گے۔

دائیں رمضان آئے گا بائیں قرآن آئے گا سامنے پیارا نبی آخرالزمان آئے گا تینوں سفارش کریں گےاوررب رحمٰن مومن بندے کو جنت کا داخلہ اورٹکٹ عطافرمادیں گے

قرآن مجید کی تاثیرات

اللہ کی کلام میں بڑا اثر ہے جس نے اخلاص سے توجہ سے سنا وہ گرویدہ ہو گیا اس پر چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

پہلا واقعہ

جنات کے متاثر ہونے کا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جاتے تھے اور آسمانوں کی خبریں معلوم کر کے لاتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور وحی آنی شروع ہوئی تو جنات کو آسمانوں پر جانے وہاں کی خبر لانے سے روک دیا گیا اگر یہ اوپر جاتے تو آسمان سے شہاب کے ذریعہ ان کو مارا جاتا تو جنات نے سمجھا کوئی نئی چیز پیش آئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں روک دیا گیا اور آسمانوں پر پہرے لگا دیئے گئے تو جنات نے اپنی مختلف جماعتوں کو مغرب، مشرق، شمال، جنوب کے اطراف میں بھیج دیا۔ تو جنات کی ایک جماعت وادی بطن نخلہ سے گزری جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے جب جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن کو سنا تو ان کے دلوں میں انقلاب آ گیا کیونکہ قرآن ویسے ہی پر اثر کتاب ہے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرکشش آواز سے سنا تو متاثر ہوئے اور ایمان لے آئے اور واپسی میں اپنی قوم سے آ کر کہا ہم نے عجیب شان والی کتاب، شان والے نبی سے سنی ہے اور یہی چیز ہے جس کی وجہ سے ہمیں آسمانی خبروں کے چُرانے سے روک دیا گیا ہے تو اس پر سورۃ جن نازل ہوئی

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰناً عَجَباً یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ.

دوسرا واقعہ

بخاری شریف جلد اول میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں جائے نماز بنا رکھی تھی جہاں نوافل بھی پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے تو آپ بہت روتے مکہ کے مرد، عورتیں، بچے آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر جمع ہوتے ابوبکر خود بھی روتے دوسروں کو بھی رُلاتے لکھا گیا ہے کہ آپ کی اس پرسوز تلاوت کو سن کر تیرہ مَردوں نے اسلام قبول کیا

تیسرا واقعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے جب ان کے سامنے سورۃ طٰہٰ پڑھی تو فاروق اعظم پر اس کا اثر ہوا تو فاروق اعظم نے کہا یہ کتاب مجھے دکھلا تو بہن نے کہا لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن مجید کو پاک لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں پہلے وضو غسل کر کے پاک ہو کر آؤ پھر ہاتھ لگانے دوں گی جب فاروق اعظم نے اللہ کی کلام کو سنا اور دیکھا تو بہن سے کہا مجھے اس پیغمبر کی طرف لے جا جس پر یہ عظمت والی کتاب اتری ہے تو بہن کی اس تلاوت سے فاروق اعظم کے دل میں انقلاب آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر اسلام قبول کیا۔

چوتھا واقعہ

طفیل بن عمرو دوسی جو قبیلہ دوس کا امیر کبیر سرمایہ دار آدمی تھا اور بڑا شاعر تھا ابوجہل نے اس کو دعوت دی جب طفیل اپنی جماعت کے ساتھ دعوت کیلئے آیا تو ابوجہل نے حرم سے باہر نکل کر اس کا بڑا استقبال کیا اور ابوجہل نے طفیل کیلئے دعوت کا بڑا اہتمام کیا رات کو کھلایا پلایا پھر ابوجہل طفیل کو علیحدہ لے گیا اور کہا تم ہمارے مہمان ہو میں میزبان ہوں میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں کہ مکہ میں ایک شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ ہمارے معبودوں کی توہین کرتا ہے اس کا مشن ایک خدا کی دعوت دینا ہے وہ کہتا ہے صرف ایک اللہ ہے جو معبود ہے مسجود ہے حیات وموت عزت وذلت نفع ونقصان تندرستی وبیماری شفاء کا مالک ہے بیٹا بیٹی دینے والا ہے نذرومنت کا مستحق ہے۔ ابوجہل سے طفیل نے کہا وہ کون ہے؟ کہا وہ ہمارا غیر نہیں اپنا ہے میرا بھتیجا ہے۔ جس کا نام محمد ہے مگر اس نے نئی بات کر ڈالی ہے اس لئے اس کے قریب نہ جانا طفیل نے کہا اس کی وجہ کیا ہے کہا جو اس سے ملتا ہے وہ اس کا ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ وہ حسین اتنا ہے کہ چاند اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اخلاق اس کے ایسے ہیں کہ جو اس کی بات کو سن لیتا ہے اس کے دل میں انقلاب آجاتا ہے آواز اس کی ایسی پیاری ہے کہ جو اس سے قرآن سن لیتا ہے وہ اس کے جال میں پھنس جاتا ہے یہاں تک کہ باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے اور بیٹا باپ سے جدا ہو جاتا ہے۔ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے الگ ہو جاتی ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ دار سے علیحدہ ہو جاتا ہے ابوجہل نے کہا یہ کپاس کے دو پنبہ ہیں ان کو کانوں میں رکھ دو تا کہ اس کی آواز آپ کے کانوں تک نہ پہنچے۔ طفیل سو گیا صبح کو اٹھا تو کپاس کا پنبہ کان سے نکل گیا اور یہ سیر کرتے کرتے بیت اللہ کے دروازے سے گزرا تو اندر سے ایک پُرکشش پُرسوز آواز سنائی دی بس اس میٹھی آواز میں مست ہو گیا دل پر اثر ہوا آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور رونگٹے کھڑے ہو

گئے کہنے لگا جا کر دیکھوں تو سہی کون ہے جب دیکھا تو اب پیغمبر کے چہرہ پر آنکھیں بھی فدا ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو طفیل جو پیغمبر کی محبت میں جکڑا جا چکا تھا ساتھ ساتھ جا رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کا دروازہ کھولا پیغمبر کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہو؟ کہا طفیل قبیلہ دوس سے' کہا کیسے آئے طفیل کی چیخ نکلی زار و قطار رونے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے تو روکا گیا' ٹوکا گیا مگر اللہ کی رحمت نے آپ تک پہنچا دیا اب کلمہ پڑھائیں توحید کا سبق سکھائیں آپ نے سر پر شفقت والا ہاتھ پھیرا کلمہ پڑھایا یہ اسلام میں داخل ہوئے پھر اللہ نے ان کے ذریعہ اسی افراد کو کلمہ نصیب کیا محمد کا غلام بنایا یہ سارا انقلاب قرآن کی برکت سے آیا۔

پانچواں واقعہ

ایک مرتبہ دہلی میں چوک کے اندر ایک پادری نے چیلنج دے دیا کہ مسلمانو! اگر تمہاری کتاب سچی ہے تو تم اپنی کتاب قرآن لاؤ میں اپنی کتاب انجیل لاتا ہوں سامنے آگ کا چیچہ جلایا اور کہا تم بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالو میں بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالتا ہوں جس کی کتاب بچ گئی اس کا مذہب سچا اور جس کی جل گئی اس کا مذہب جھوٹا تو ایک آدمی نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کو آ کر اطلاع دی کہ اس طرح پادری نے چیلنج دے دیا ہے۔ مسلمان پریشان ہیں آگ کا چیچہ سامنے جل رہا ہے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ تشریف لے گئے آپ نے نور بصیرت سے سمجھ لیا کہ اس نے اپنی کتاب کو مصالحہ لگایا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس طرح قرآن کو آگ میں ڈال دینا تو بے ادبی ہے تم اس طرح کرو تم اپنی کتاب اپنے سینہ سے لگاؤ میں بھی اپنی کتاب اپنے سینہ سے لگاتا ہوں

پھر تم اپنی کتاب کے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاؤ میں بھی اپنی کتاب کے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاتا ہوں ہم میں سے جو اپنی کتاب کے ساتھ بچ جائے گا اس کا مذہب سچا ہوگا اور جو جل جائے گا وہ جھوٹا ہوگا

اب پادری بھاگنے لگا لوگوں نے کہا کیوں بھاگتا ہے کہنے لگا میں نے انجیل کو مصالحہ لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ جلتی اور میں نے اپنے بدن پر تو مصالحہ نہیں لگایا۔

یہ قرآن کی تاثیر ہے جس نے قرآن والے کے دل کو مضبوط کر دیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں اس آگ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی کہ اے عبدالعزیز! اگر ابراہیمؑ پر نمرود کی آگ گلزار ہو سکتی ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پر بھی قرآن کی تاثیر سے یہ آگ گلزار ہو سکتی ہے

مومن کا یہ کردار ہے مومن کی یہ پہچان
اخلاص میں ہو روح تو اخلاق میں ہو جان
ایمان کی بجلی ہو تڑپتے ہوئے دل میں
ایک ہاتھ میں تلوار ہو ایک ہاتھ میں قرآن

قرآن مجید کا سلف صالحینؒ میں ذوق

کسی کی رات زنا میں، شراب میں، چوری ڈکیتی میں، لڑائی جھگڑے میں، غلط کاموں میں گزرتی ہے مگر اللہ والوں کی راتیں نماز اور قرآن پڑھنے میں گزرتی ہیں کسی کی موت دکان، سامان، مکان، جائیداد، مال حاصل کرنے کی فکر میں آتی ہے

مگر اللہ والوں کی موت نماز پڑھتے قرآن پڑھتے ہوئے آتی ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت فجر کی نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے آئی
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت میں کبھی دو رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے یہاں تک کہ جب شہادت آئی تو قرآن پڑھتے ہوئے
اس لئے آپ کو شہید قرآن کہا گیا
حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میدان کربلا میں قرآن پڑھتے آئی
امام اعظم ابوحنیفہؒ رمضان میں اکسٹھ قرآن کے ختم کرتے ایک ختم دن کو ایک ختم رات کو ایک ختم تراویح میں
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رمضان میں قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے اور نماز تہجد میں پندرہ پارے پڑھتے تھے۔
بی بی رابعہ بصریہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی دو رکعت میں پوا قرآن ختم کرتی تھیں

قرآن سے جواب دینے والی عورت

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ایک عورت کا واقعہ نقل کیا ہے جس کے دل میں قرآنی ذوق تھا اور اس کی زبان اس کے ذوق کی ترجمانی کرتی تھی۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں میں اس پر حیران رہ گیا جب اس عورت نے ہر بات کا جواب قرآن پڑھ کر دیا۔
فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ جنگل بیابان ویران سنسان بے آباد جگہ میں پہنچا
ایک عورت برقعہ اوڑھے ہوئے پردہ میں بیٹھی تھی
میں نے کہا السلام علیکم!
جواب دیا سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبِّ الرَّحِيْم.
میں نے کہا کہاں سے آرہی ہے اور کدھر جارہی ہے۔

جواب دیا سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰی.

حج کرنے گئی تھی اب بیت المقدس جارہی ہوں۔

میں نے کہا اس جگہ کیسے آ گئی کہنے لگی۔

مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. میں راستہ بھول گئی۔

میں نے کہا اس جگہ کوئی مکان دوکان انسان نظر نہیں آ تا تیرے لئے کھانے پینے کا انتظام کیسے ہوتا ہے۔

جواب دیا ھُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَیَسۡقِیۡنِ. جوخدا پوری کائنات کی غذا کا انتظام کررہا ہے وہ میری بھی غذا کا انتظام کررہا ہے۔

پھر میں نے کہا اس جگہ پانی نہیں ہے تو وضو کس طرح کرتی ہے۔

جواب دیا فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا

پانی نہیں مگر مٹی سے تیمّم کر کے نماز ادا کر لیتی ہوں۔

میں نے کہا تیرے پاس روٹی پانی نہیں ہے میرے پاس روٹی پانی ہے اگر تجھے ضرورت ہو تو دے سکتا ہوں۔

جواب دیا اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا اے عبداللہ بن مبارک جنگل میں بیٹھی ہوں مگر تعلق رب سے جوڑے ہوئے ہوں میں روزہ کے حال میں ہوں مجھے کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے کہا تیرے پاس سواری نہیں اگر تجھے قافلہ تک پہنچنے کیلئے ضرورت ہو تو پیش کرسکتا ہوں۔ جواب دیا وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ۔

اگر تو نیکی کا کام کرے گا تو اللہ تجھ کو بدلہ دے گا۔

میں نے سواری کو بٹھایا سوار ہونے لگی کپڑا پالان میں آ کر پھٹ گیا تو قرآن پڑھ کر کہتی ہے مَآ اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ
جو مجھے تکلیف پہنچی یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہے۔
میں نے سواری کے زانو کو باندھا اور پھر بٹھایا تو سوار ہونے لگی دایاں قدم رکھا کہتی ہے بِسْمِ اللّٰہ پھر بایاں قدم رکھا کہتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر سوار ہو کر بیٹھی کہتی ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
یا اللہ ہماری تو طاقت نہ تھی یہ تیری مہربانی ہے کہ ایسے قد آور طاقتور جانور کو بھی ہمارے لئے مسخر کر دیا کہ بچہ بھی مہار پکڑ کر جا رہا ہے آواز آتی ہے۔

یہ کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
جانور پیدا کر دیئے تیری بقا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں تیری ضیا کے واسطے
یہ سارا جہاں تیرے لئے مگر بندہ تو ہے خدا کے واسطے

اب سوار ہو کر بیٹھی میرے ہاتھ میں مہار ہے اچانک میری نگاہ اوپر اٹھی تو قرآن پڑھ کر کہتی ہے۔قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اے مؤمنین جب کسی شارع عام گلی کوچے سڑک سے تمہارا گزر ہو تو اپنی آنکھوں کو نیچے کر لو کہیں اجنبیہ پر غلط نگاہ پڑنے سے تیری آنکھ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے۔
تو ابن مبارک فرماتے ہیں میں نے نگاہ نیچے کر لی اور حُدی خوانی یعنی اشعار پڑھنے لگا تو مجھے کہتی ہے فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اشعار کا دلدادہ نہ بن اللہ کا قرآن پڑھتا جا میں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔
جب قافلہ کے قریب پہنچا تو میں نے کہا اگر یہ تیرے تعلق دار رشتہ دار ہوں تو یہ تیری

منزل ہے۔

کہنے لگی اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ یہی میرا مال بھی اور عیال بھی ہے تو اس جگہ وہ اتر گئی تو اس نے بنون جمع کا صیغہ کہا تو میں نے سمجھ لیا اس کی اولاد ایک سے زیادہ ہے تو میں نے کہا اگر تیرے بیٹے ہیں تو ان کا نام کیا ہے۔

کہنے لگی وَاتَّخَذَاللهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً اور کَلَّمَ اللهُ مُوْسٰی تَکْلِیْماً.

اشارہ کیا کہ میرے بیٹوں کے نام ابراہیم اور موسیٰ ہیں۔

تو میں نے کہا ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ کہنے لگی مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ انسان جو بھی کہتا ہے فرشتے کراماً کاتبین اس کی بات لکھ رہے ہیں اس لئے میری تمنا یہ ہے کہ میرے دفتر میں قرآن کے علاوہ کچھ بھی نہ لکھا جائے۔ تو میں نے کہا تو نے ہر بات کا جواب قرآن سے دے کر مجھے حیرت میں ڈال دیا میں تیرا قصہ بیان کر کے قرآنی ذوق کی دعوت دوں گا اس لئے تو اپنا نام تو بتا قرآن پڑھ کر جواب دیتی ہے مریم! کہ میں مریم نامی عورت ہوں بھول کر سنسان جگہ میں پہنچی تو نے احسان کیا مجھے اپنی منزل تک پہنچا دیا پھر میں نے ان کے لڑکوں سے کہا تمہاری ماں عجیب ہے جس کا سینہ قرآن کا خزینہ ہے ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی ہے۔

انہوں نے کہا یہ ایک ماہ ایک سال کی مدت نہیں بلکہ چالیس سال ہو گئے ہماری ماں قرآن کے بغیر جواب بھی نہیں دیتی۔

پہلے زمانہ میں عورتوں میں بھی کلام الٰہی کا شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ آج بھی مردوں میں عورتوں میں اپنی کلام کا ذوق نصیب فرمائے۔

قرآن مجید جامع کتاب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَاناً لِکُلِّ شَیءٍ (سورۃ نحل ع ۱۲)
اے پیغمبر ہم نے آپ پر اپنی کتاب اتاری ہے جو ہر چیز کو بیان کرتی ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی علم سیکھنا چاہتا ہے وہ قرآن کو پڑھے کیونکہ اس میں اولین و آخرین کی خبر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیءٍ ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا چنانچہ بعض علماء نے کہا قرآن مجید میں اٹھارہ ہزار علوم ہیں حضرت ابن عربی فرماتے ہیں قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں بعض علماء نے کہا قرآن میں اصول و جزئیات وصنائع کا ذکر ہے بعض نے اس کی تفصیل بھی ذکر کی ہے۔
مُفسرین نے علم التفسیر وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ سے لیا ہے
اور پہلے مفسر قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
محدثین نے علم الحدیث وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ سے لیا ہے
حکمۃ سے مراد سنت ہے۔

اسی طرح قراء نے علم القراۃ کو۔
متکلمین نے علم الکلام کو۔
اہل اصول نے اصول فقہ کو۔
فقہاء نے علم فقہ کو۔
نحویوں نے علم النحو کو۔
صرفیوں نے علم الصرف کو۔

اہل میراث نے علم المیراث کو۔
اہل تاریخ نے علم التاریخ کو۔
اہل تعبیر نے علم الرؤیا کو۔
واعظوں نے علم الوعظ کو۔
اہل معانی نے علم المعانی۔ علم البیان، علم البدیع کو
اہل تصوف نے علم السلوک کو۔
اہل ہیئت نے علم الہندسہ جغرافیہ وسائنس کو قرآن سے لیا ہے۔

اسی طرح صنعت وحرفت کے امور بھی قرآن سے لئے گئے ہیں
جیسے آٹا گوندھنا' روٹی پکانا اس کا ذکر وَاَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ میں ہے۔
سالن بنانا باورچی کا کام اس کا ذکر اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ میں ہے
قصابی کے کام کا ذکر اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ میں ہے
درزی کا کام اس کا ذکر وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ میں ہے
لوہار کا کام کرنا اس کا ذکر اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ اور وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ میں ہے
تعمیر کا کام کرنا اس کا ذکر وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا میں ہے
سوت کاتنا اس کا ذکر وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا میں ہے۔
جولاہے کا کام کرنا اس کا ذکر كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا میں ہے
کھیتی باڑی کا کام کرنا اس کا ذکر اَفَرَاَءَ يْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ میں ہے
سنیار کا کام کرنا اس کا ذکر وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلاً جَسَداً میں ہے
شیشہ بنانے کے کام کا ذکر صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ میں ہے

اینٹ پختہ کرنے کا کام اس کا ذکر فَاَوْقِدْلِیْ یَاهَامَانُ عَلَی الطِّیْن میں ہے
کتابت کا کام اس کا ذکر عَلَّمَ بِالْقَلَمِ میں ہے
کپڑے دھونے کا کام اس کا ذکر قَالَ الْحَوَارِیُّوْن اور وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ میں ہے
ملاحی کا کام اس کا ذکر اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ میں ہے۔
غوطہ لگانا اس کا ذکر کُلَّ بَنَّاءٍ وَّغَوَّاصٍ میں ہے
شکار کرنے کا ذکر وَاُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُالْبَحْرِ میں ہے
رنگریزی کا کام اس کا ذکر صِبْغَةَ اللهِ اور بِیْضٌ وَّحُمْرٌ میں ہے
پتھر تراشنے کا کام اس کا ذکر وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتاً میں ہے
بیع کا ذکر وَاَحَلَّ اللهُ الْبَیْعَ میں ہے
کیل اور وزن کا ذکر وَاِذا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ میں ہے
تیراندازی یعنی تیر مارنا اس کا ذکر وَاَعِدُّوْالَهُمْ مَااسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ میں ہے
لشکر کے انتظام کا ذکر وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بَخَیْلِکَ وَرَجِلِکَ میں ہے
کھانے پینے کا ذکر کُلُوْا وَاشْرَبُوْا میں ہے
غرضیکہ آپ غور وفکر کریں تو قرآن مجید آپ کو تمام علوم وصنائع کا مخزن ومرکز معلوم ہوگا

قرآن مجید کے پڑھنے کے آداب

قرآن مجید چونکہ شان والی کتاب ہے اس لئے اس کو ادب سے پڑھے' باوضو ہوکر پڑھے قبلہ رو ہوکر بیٹھے۔ پاک جگہ پر پڑھے۔
پہلے تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے

تلاوت قرآن کے وقت توجہ سے پڑھے نہ ادھر ادھر دیکھے نہ ہاتھ پاؤں سے کھیلے نہ کسی سے گفتگو کرے قرآن کو دیکھ کر پڑھے یہ افضل ہے

تدبر فی الآیات کر کے پڑھے جب تلاوت کرے تو خوف خدا سے روتے ہوئے پڑھے رونا نہ آئے تو رونے کی کیفیت بنائے۔

جب قرآن مجید ختم کرے تو اس دن روزہ رکھے قرآن کے ختم کرنے پر انتہائی عاجزی انکساری سے اللہ سے دعا کرے جب قرآن ختم کرلیا تو پھر شروع کردے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الْحَالِ اَلْمُرْتَحِل اچھا ختم کرنے والا وہ ہے جو پھر شروع کردے کہ یا اللہ! تیری شان والی کتاب کو ہم نہ چھوڑیں گے اس لئے پھر ابتداء کر رہا ہوں یہ عظمت والی کتاب بھی رہے گی اور اس کے پڑھنے پڑھانے والے اس کی اشاعت کرنے والے بھی رہیں گے مٹانے والے مٹتے رہے اور مٹتے رہیں گے قرآن بھی رہے گا نبی کا فرمان بھی رہے گا ان کی خدمت کرنے والا مسلمان بھی رہے گا۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی عزت کرنے اس کی تلاوت کرنے اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پانچ مقبول نگاہیں

حدیث شریف میں آتا ہے پانچ نگاہیں ایسی ہیں بندہ نظر ڈالتا ہے، رب سے جو مانگتا ہے رب عطا فرما دیتا ہے۔

اَلنَّظْرُ اِلٰی کَلَامِ اللہ ، اَلنَّظْرُ اِلٰی بَیْتِ اللہ، اَلنَّظْرُ اِلٰی زَمْ زَمْ،

اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ الْوَالِدَیْن، اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ الْعَالِم

اللہ کے کلام پر نظر ڈالو،
اللہ کے گھر پر نظر ڈالو،
زم زم کے پانی پر نظر ڈالو،
ماں باپ کے چہرے پر نظر ڈالو،
عالم کے چہرے پر نظر ڈالو،
رب سے جو مانگو گے عطا ہوگا۔

قرآن عظیم الشان معجزہ

اللہ رب العزت نے ہر نبی کو معجزات عطا فرمائے تا کہ نبی اور غیر نبی میں فرق واضح ہو سکے اور ہر نبی کو زمانے کے اعتبار سے معجزہ عطا فرمایا۔ جس زمانے میں جس چیز کی اہمیت، عظمت، مقبولیت اور شہرہ تھا نبی کو ویسا ہی معجزہ نصیب فرمایا تا کہ دنیا مقابلے سے عاجز آ جائے اور نبی کا اللہ کی جانب سے مقرر ہونا واضح ہو جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سحر و جادو کا زور تھا بڑے بڑے ساحر و جادوگر بڑے بڑے مناصب پر فائز تھے اور ماحول میں عظیم الشان حیثیت کے مالک تھے۔ ایسے وقت میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عَصَا اور یَدِ بَیْضَا کا معجزہ عطا فرمایا جس کے مقابلہ سے ساحر و جادوگر عاجز آ گئے؟ اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے پر مجبور ہو گئے؟ کیونکہ وہ اپنے فن میں کامل تھے اور سمجھتے تھے کہ سحر و جادو سے شیئ کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی صرف نظر بندی اور نظر کا دھوکا ہوتا ہے اور بس جب کہ معجزہ میں شیئ کی حقیقت ہی تبدیل ہو جاتی ہے اسی وجہ سے معجزہ درحقیقت اللہ کا فعل اور اللہ کی قدرت ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں حکمت اور طب کا شہرہ تھا بڑے بڑے حکیم اور طبیب اُسی دور کی پیداوار ہیں۔

ایسے زمانے میں اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ کو ایسے معجزات عطا فرمائے کہ بڑے بڑے حکیم اور طبیب مقابلے سے عاجز آ گئے؟ اور حضرت عیسیٰ کے کارناموں کو من جانب اللہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے؟ حضرت عیسیٰ کے معجزات میں مُردوں کو زندہ کر دینا اندھوں کو بینا کر دینا، برص کی بیماری والے کو تندرست کر دینا اور مٹی کے پرندے بنا کر اُنہیں اللہ کے حکم سے اُڑا دینا جیسے عجیب وغریب اُمور شامل تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شعر وشاعری، فصاحت و بلاغت، نظم ونثر کا زمانہ تھا۔ بڑے بڑے شعراء، فصحاء، بلغاء اس زمانے میں موجود تھے اور ایک دوسرے کو چیلنج کرتے تھے اور اپنے قصیدے خانہ کعبہ کی دیواروں پر آویزاں کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے کوئی ہے جو ہمارے مقابلے میں کلام لا سکے۔

ایسے زمانے میں اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید جیسا عظیم الشان، ناقابل فراموش، فصیح و بلیغ علمی معجزہ عطا فرمایا جس نے قومِ عرب چیلنج دینے والی قوم کو چیلنج دیا کہ میرے جیسی کلام بنا کر دکھاؤ، سب لوگ عاجز آ گئے اور کہنے پر مجبور ہو گئے؟

وَاللہِ مَا هٰذَا کَلَامُ الْبَشَرِ ،اللہ کی قسم یہ کسی انسان کا نہیں خود رب رحمٰن کا کلام نظر آتا ہے اس لئے میں کہتا ہوں۔

آج کوئی یہودی، عیسائی، انجیل کے ماننے والا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُن کا مذہب اور اُن کی کتاب سچی ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں تغیر تبدل ہو چکا اور اُن کے پاس اپنے مذہب کے بقا کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ لیکن مسلمان کل بھی دعویٰ کرتا تھا آج بھی

دعویٰ کرتا ہے، اور قیامت تک دعویٰ کرسکتا ہے میرا مذہب سچا، میری کتاب سچی کیونکہ قرآن مجید تغیر وتبدل سے محفوظ ہے۔ اور یہی قرآن مجید قیامت تک مذہب اسلام کے بقا کی دلیل ہے۔

قرآن اللہ کا خط انسانیت کے نام

قرآن اللہ کا خط اور پیغام ہے جو انسانیت کے نام ہے یہ خط تیس پاروں اور ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے اگر انسانیت کو اللہ سے پیار اور محبت ہو تو یہ خط اٹھا کر ہر مسجد و مدرسہ میں جائیں۔ ہر شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے قدموں میں بیٹھیں اور درخواست کریں، جناب میرے نام میرے اللہ کا خط آیا ہے، مضمون عربی میں ہے ذرا یہ خط پڑھ کے سنا تو دو کہ میرے رب رحمان نے مجھے لکھا کیا ہے۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل دربرگ گل
ہرکہ دیدن میل دارد درسخن بیند مرا

قرآن اور حفاظت خداوندی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ.

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں قرآن کو اتارا بھی ہم نے ہے اور قیامت تک اس قرآن کے محافظ، نگران اور نگہبان بھی ہم خود رب رحمٰن ہیں

حفاظت قرآن کا انداز ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کے الفاظ کی حفاظت چھوٹے چھوٹے اور ننھے ننھے بچوں سے کرائی۔

قرآن کے معنی کی حفاظت علماء کرام سے کرائی

قرآن کی تشریح وتفسیر کی حفاظت مفسرین ومحدثین سے کرائی۔

قرآن کے تصوف وسلوک کے فضائل ومسائل کی حفاظت صوفیاو پیرانِ طریقت سے کرائی۔
قرآن کے لب ولہجہ اور طرزِ ادا کی حفاظت قاریوں سے کرائی۔

قرآن کا پیغام

اس لئے قرآن نے اعلان کر دیا، برسر عام کر دیا، کہا، اے انسان آ
میرے الفاظ کو یاد کر تجھے حافظ بنادوں گا
میرے معنی کو یاد کر تجھے عالم بنادوں گا۔
میری تشریح وتفسیر کو یاد کر تجھے مفسرین ومحدثین کی صف میں کھڑا کر دوں گا۔
میرے تصوف وسلوک کے فضائل ومسائل کو یاد کر
تجھے صُوفیا و پیران طریقت کی صف میں کھڑا کر دوں گا۔
مجھے لب ولہجہ اور طرزِ ادا سے پڑھ تجھے قاریوں کی صف میں کھڑا کر دوں گا
قرآن نے کہا، اے انسان تو آ، میرے ساتھ تعلق جوڑ، میرے ساتھ یاری لگا
دن کے اُجالوں اور رات کی تاریکیوں میں تو میری تلاوت کر
تجھے اولیاء اللہ کی صف میں کھڑا کر دوں گا!

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

خواجہ قطب الدین کے بچپن کا واقعہ ہے والدہ نے ہاتھ سے پکڑا اور قاری صاحب کے حوالے کر آئیں کہ میرے بیٹے کو قرآن مجید پڑھا دیں، قاری صاحب نے کہا بیٹا، پڑھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور خواجہ صاحب نے کھڑے ہو کر پوری سورۃ بقرہ سنادی، اب قاری صاحب حیران، پریشان ہو کر بچے کو دیکھے جا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں بیٹا! تیری ماں تو کہہ رہی تھی تجھے قرآن پڑھاؤں لیکن لگتا ہے تو قرآن پڑھنے نہیں

پڑھانے آیا ہے سننے نہیں سنانے آیا ہے۔ سیکھنے نہیں سکھانے آیا ہے خواجہ صاحب نے کہا، حافظ صاحب، قاری صاحب آپ کو خبر ہے، میری ماں قرآن کی حافظہ اور دین کی عالمہ ہے میری ماں نے کبھی بغیر وضو کے مجھے دودھ نہیں پلایا اور میری ماں نے جب مجھے دودھ پلایا تو قرآن سنایا جب مجھے لوری دی تو قرآن سنایا مجھے نیند آئی تو قرآن سنتے ہوئے، مجھے جاگ آئی تو قرآن سنتے ہوئے حافظ صاحب، قاری صاحب، میں نے قرآن کے پندرہ پارے اپنی ماں کی گود میں یاد کر لئے ہیں!

قول شیخ الہندؒ

حضرت شیخ الہندؒ فرمایا کرتے تھے مالٹا کی جیل میں، چار سال کی قید میں نہایت سوچ بچار کے بعد مسلمانوں کے زوال کی دو وجوہ سمجھ میں آئیں۔

(۱) آپس میں اتفاق واتحاد کا نہ ہونا

(۲) قرآن مجید سے دوری۔

قول انور شاہ کشمیریؒ

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے۔

قرآن عرب میں نازل ہوا،

استنبول میں لکھا گیا،

مصر میں پڑھا گیا،

برصغیر پاک وہند میں سمجھا گیا،

سب کہو سبحان اللہ

قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے فضائل

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِیْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تَحَآجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَاُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ. (رواه مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا۔ چمکتی ہوئی دو سورتیں پڑھو سورہ بقرہ اور آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے دن بادل ہوں گی یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہوں گی۔ پرندوں کی طرح صف باندھے ہوئے دو ٹکڑیاں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھو۔ اس پر عمل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىَّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىَّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ" قَالَ فَضَرَبَ فِىْ صَدْرِىْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ. (رواه مسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو المنذر، کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں کونسی آیت بڑی ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اے ابا المنذر، تو جانتا ہے کونسی آیت اللہ کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا "الله لا اله الا هو الحى القيوم"

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا اور فرمایا اے ابا المنذر تجھ کو تیرا علم مبارک ہو۔

عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَبِهِمَا فِىْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. (متفق عليه)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو ان کو رات کو پڑھے گا وہ اس کو کفایت کریں گی۔

عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔

عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ

اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَآ فِیْ لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (رواہ مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ایک رات میں قرآن کی تہائی پڑھے صحابہ نے عرض کیا کس طرح قرآن کی تہائی پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا۔ قل ھو اللہ احد قرآن کی تہائی کے برابر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَأَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہاتھوں میں پھونکتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوسکتا پھیرتے، سر اور چہرے سے شروع کرتے اور بدن کی اگلی جانب ہاتھ پھیرتے ایسا تین بار کرتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ. (رواہ احمد والترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قرآن میں ایک تیس آیتوں کی سورۃ ہے اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ اس کیلئے بخشش کی گئی اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَایَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ الٓمٓ تَنْزِیْل وَتَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ .

حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے الٓم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے

اور یاد رہے دونوں سورتوں کی تیس تیس آیات ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَال مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَضَآءَ لَہُ النُّوْرُمَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ (رواہ البیھقی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے۔ دو جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور روشن ہو جاتا ہے۔

عَنْ مَعْقَلٍؓ بْنِ یَسَارِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَأُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ. (رواہ البیھقی)

حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر سورہ یٰسین پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یٰسین کو اپنے مُردوں کے پاس پڑھو

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَامُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَأْنَ بِھَا فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ واقعہ ہر رات کو پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات سورہ واقعہ پڑھنے کو فرماتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ. (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِمْرَءٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہے پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کٹے ہوئے ہاتھ کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ. (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کو تین دن رات سے کم میں پڑھا اس نے قرآن کو سمجھ کے ساتھ نہیں پڑھا۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورۃ فاتحہ کی مثل، نہ تورات، نہ زبور، نہ انجیل اور نہ قرآن میں موجود ہے، سورۃ فاتحہ سبع مثانی ہے، یعنی سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور سورہ

فاتحہ قرآن عظیم ہے، جو مجھے عطا کیا گیا۔
دارمی میں حضرت عبدالملک بن عُمیر سے مرسلاً روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورہ فاتحہ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ، ہر بیماری کیلئے شفا ہے
ترمذی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔
مَنْ قَرَاَ ثَلاثَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ
جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ کر دیا جائے گا
دارمی میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرآنِ یٰسٓ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سُورہ یٰسین ہے۔
وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرآنِ الْمُفَصَّلُ
اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مُفَصَّلٰت سورتیں ہیں۔
مشکوٰۃ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لِکُلِّ شَیْئٍ عُرُوْسٌ وَعُرُوْسُ الْقُرآنِ اَلرَّحْمٰنُ
ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سُورہ رحمٰن ہے۔
بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سُوْرَہ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ، ہزار آیات کے برابر ہے۔
ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے۔ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے

اور قُلْ یَاایُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے
اب ان سورتوں کا یہ اعزاز بعض علماء کے نزدیک، مضامینِ قرآن، کے اعتبار سے ہے اور بعض حضرات کے نزدیک، ثوابِ قرآن، کے اعتبار سے ہے۔

دارمی میں حضرت عطاء بن ابی رَباح سے مُرسلاً روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ جو شخص سورہ یٰسین ابتداء دن میں پڑھے گا اُس کی تمام حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

دارمی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُراٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔

مشکوٰۃ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص رات کو سورہ آل عمران کی اختتامی آیات پڑھے گا یعنی، اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰت سے لے کر آخر سورت تک، اس کے لئے شب بھر کا قیام لکھ دیا جائے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین